ترجمۃ القرآن

عدل و انصاف

فاروق الرحمٰن یزدانی
مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

اعوذ بالله من الشیطن الرجیم ۔ بسم الله الرحمن الرحیم

یا ایها الذین امنوا کونوا قوامین لله شهدآء بالقسط ولا یجرمنکم شنأن قوم علی ان لا تعدلوا۔ اعدلوا هواقرب للتقوی واتقوا الله ان الله خبیر بما تعملون۔ (المائدہ)

ترجمہ :- اے ایمان والو! ہو جاؤ قائم رہنے والے اللہ تعالیٰ کے لئے گواہ انصاف کیساتھ اور تمہیں کسی قوم کی مخالفت ناانصافی پر نہ ابھارے۔ انصاف کرو یہی (بات) تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خبردار ہے۔

برادران اسلام! عدل و انصاف اصلاح معاشرہ کا ایک اہم ذریعہ وستون ہے۔ ہمیشہ وہی قومیں افراد اور معاشرہ ٹوٹ پھوٹ اور انحطاط سے بچتے ہیں جو عدل و انصاف کے سنہری اصول کو اپناتے ہیں اور جو لوگ ناانصافی اور ظلم و تعدی کو رواج دیتے ہیں یا اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں وہ کبھی بھی بہتر نتائج نہیں دیکھ سکتے۔ ہمارے سامنے معاشرے میں کتنے ایسے حادثات و واقعات ہیں کہ جن کے وقوع پذیر کا سبب ہی ناانصافی ہے۔ کئی علاقائی ولسانی گروہ اسی کے نتیجہ میں معرضِ وجود میں آئے جن کے سبب وطن عزیز کی سالمیت سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے عدل و انصاف کا حکم فرماتے ہوئے اس خطرناک دروازے کی نشاندہی کرتے ہوئے اس کو بند کر دیا ہے کہ کسی قوم‘ فرد‘ پارٹی یا گروہ اور جماعت کی وجہ سے عدل و انصاف کا دامن نہ چھوڑ دینا کہ کہیں آپ کی اس ناانصافی کو کیش کروا کر وہ گروہ یا فرد پہلے سے زیادہ مضبوط نہ ہو جائے یا تم صرف کسی کی مخالفت کی وجہ سے ہدایت سے دور اور کسی گناہ کے مرتکب نہ ہو جاؤ۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت ہمارے ملک میں جو سیاسی فضا بنی ہوئی ہے اس کے پس منظر پر بھی اگر ہم نظر دوڑائیں تو یہی ناانصافی اور وعدہ خلافی کا سبب نظر آتا ہے۔

اور پھر اس وقت بھی کئی کلغیوں والے رسوا ہو گئے اور کئی بے نام نامور بن گئے۔ اب جو خوفناک صورتحال بنی ہوئی ہے اس نے ہر محب وطن پاکستانی کو حیران کیا بلکہ پریشان کر رکھا ہے کہ نہ جانے:

انجام گلستان کیا ہوگا؟

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنی انا‘ ضد‘ ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر فقط کسی فرد یا پارٹی کی مخالفت میں کوئی ایسا فیصلہ نہ کر بیٹھیں جو ملکی سالمیت اور ملک وقوم کے مفاد کے منافی ہو بلکہ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنی سب مخالفتیں‘ مخاصمتیں چھوڑ کر اور ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر فیصلہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق فرمائے۔ آمین ثم آمین

ترجمۃ الحدیث

عدل و انصاف کی فضیلت

عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال سبعة یظلهم الله فی ظله یوم لا ظل الا ظله الامام العادل و شاب نشأ فی عبادة ربه و رجل قلبه معلق فی المساجد و رجلان تحابا فی الله اجتمعا علیه و تفرقا علیه و رجل طلبته امرأة ذات منصب و جمال فقال انی اخاف الله و رجل تصدق اخفی حتی لا تعلم شماله ما تنفق یمینه و رجل ذکر الله خالیا ففاضت عیناه ۔ (بخاری مع فتح الباری ج ۲‘ ص ۱۸۲‘ کتاب الاذان باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلوٰة و فضل المساجد)

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سات (قسم کے) آدمی ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اس دن کہ جب اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا اپنے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔

﴿۱﴾ امام عادل (عدل کرنے والا حکمران)

﴿۲﴾ اور وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں جوان ہوا (یعنی جوانی میں بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کی)

﴿۳﴾ اور وہ آدمی کہ جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے۔

﴿۴﴾ اور وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آپس میں محبت کی۔ اسی بات پر اکٹھے ہوئے اور اس کی وجہ سے ہی جدا ہوئے۔ (یعنی ناراض ہوئے)

﴿۵﴾ اور وہ آدمی جس کو حسن و جمال اور منصب والی عورت نے (برائی کی) دعوت دی تو اس نے کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

﴿۶﴾ اور وہ آدمی کہ جس نے اتنا خفیہ صدقہ کیا کہ اسکے بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلا کہ اسکے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔

﴿۷﴾ اور وہ آدمی جس نے اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

برادران اسلام! یہ حدیث اپنے مفہوم میں بڑی واضح ہے مگر میں اس وقت فقط امام عادل (عدل و انصاف کرنے والا حکمران) کے حوالے سے صرف یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ عدل و انصاف کرنا تو ہر مسلمان کیلئے فرض ہے اگر وہ انصاف (کسی بھی معاملہ میں خواہ دینی ہو یا دنیاوی‘ انفرادی ہو یا اجتماعی‘ ذاتی ہو یا کسی دوسرے کے متعلقہ) نہیں کرے گا تو عنداللہ مجرم ہوگا مگر عدل و انصاف کرنے والے حکمران‘ بادشاہ‘ صدر‘ وزیر اعظم کیلئے ہادی کائنات ﷺ نے یہ خصوصی فضیلت کیوں بیان فرمائی؟ کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اپنے سائے میں جگہ عطا فرمائیں گے۔ اسلئے کہ حکمرانوں سے ناانصافی کا زیادہ خدشہ ہوتا ہے کیونکہ ان کے پاس اختیار بھی ہوتا ہے اور اقتدار بھی تو رسول اللہ ﷺ نے حکمرانوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ آپ بہت زیادہ احتیاط کریں اور عدل و انصاف کا اہتمام کریں یہ نہ سوچیں کہ اس نے کون سا ہمیں ووٹ دیا ہے یا یہ تو میری مخالف پارٹی کا ہے اور آپ اس کی حق تلفی کریں یا اس پر کوئی اور ظلم و زیادتی کریں۔ اگر آپ باوجود طاقت و اختیار ہونے کے اپنے جذبات پر قابو رکھ کر مخالفین اور معاونین دونوں سے بلاتفریق انصاف کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں یہ عظمت عطا فرمائے گا کہ سخت گرمی میں تمہیں اپنے سائے میں جگہ دیگا اور اگر تم نے اقتدار کے نشے میں ناانصافی کی تو تمہارے لئے ظاہر ہے سزا بھی بڑی سخت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہر حکمران کو عدل و انصاف کرنے کی توفیق فرمائے۔ خواہ وہ حکمران ملک‘ صوبے‘ محلے‘ اپنے گھر یا اپنی ذات پر ہی کیوں نہ ہو۔ آمین یا رب العالمین